عیدِ غدیر

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

یہ شیعہ کی عید ہے۔ جو ۱۸ ذوالحجہ کو مناتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ غدیر خم کے مقام پر نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

''جس کا میں مولا ہوں، اس کا علی مولا ہے۔''

اس فرمان نبوی کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کے ثبوت پر پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ یا اہل بیت میں کسی فرد بشر نے اس فرمان نبوی کو خلافت علی رضی اللہ عنہ کے ثبوت پر بطور دلیل پیش نہیں کیا، چہ جائیکہ کہ اسے خلافت بلافصل پر دلیل بنایا جائے!

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

''اس مہینے میں ایک حادثہ پیش آیا، جیسا کہ دیگر مہینوں میں بھی بہت سے حادثے پیش آئے۔ لیکن اس کو ایک خاص موسم نہیں بنا لیا گیا اور نہ اسلاف ان مہینوں کی تعظیم کرتے ہیں، جیسے ۱۸ ذی الحجہ کو رسول اللہ ﷺ نے غدیر خم سے واپسی پر خطبہ دیا، آپ نے اس میں وصیت کی کہ کتاب اللہ کو لازم پکڑیں اور اہل بیت کو لازم پکڑیں، جیسا کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ تو بعض اہل بدعت نے اس میں اضافہ کر دیا، کہنے لگے: آپ ﷺ نے اس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر واضح نص ارشاد فرمائی

تھی۔ آپ نے ان کا بستر بچھایا، انہیں اونچی جگہ پر بٹھایا اور پھر یہ اہل بدعت ایسا کلام اور عمل بیان کرتے ہیں، جس کے اضطرار سے واضح ہوتا ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ صحابہ نے یکساں ہو کر یہ نص چھپا لی، وصی سے اس کا حق چھین لیا اور فسق و کفر کے مرتکب ہو گئے، سوائے ایک چھوٹی سی جماعت کے۔ تو بنو آدم کی فطرت اور صحابہ کی امانت و دیانت دیکھیں اور یہ دیکھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان پر بیان حق واجب کیا تھا، تو قطعی پر یہ پتہ چل جاتا ہے کہ نص وغیرہ چھپا لینا ممکن ہی نہیں ہے۔ تو یہاں مسئلہ امامت کا بیان مقصود نہیں ہے، بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ اس دن کو عید بنانا بدعت ہے، جس کی کوئی اصل نہیں۔ سلف اور اہل بیت میں سے کسی نے اس دن کو عید نہیں بنایا، کیونکہ عید منانا شریعت ہے اور شریعت میں اتباع واجب ہے۔ نئی عید نکالنا درست نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف ایام میں کئی خطبے دیئے، کئی عہد کئے، کئی واقعات پیش آئے، جیسے غزوہ بدر، غزوہ حنین، خندق، فتح مکہ، دخول مدینہ، ہجرت وغیرہ کے واقعات ہیں، اسی طرح کئی ایسے خطبے ہیں، جن میں آپ ﷺ نے قواعد دین بیان کئے، لیکن ان دنوں میں عید نہیں بنائی گئی۔ یہ نصاریٰ کی سنت ہے، جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کو عید بناتے ہیں، یہود کا بھی طریق کار ہے۔ عید منانا شریعت ہے اور شریعت کی پیروی کی جاتی ہے، دین میں اس چیز کا اضافہ نہیں کیا جاتا، جو اس میں ہے ہی نہیں۔''

(اِقتضاء الصّراط المستقیم: 2/122-123)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

بِدْعَةٌ ظَاهِرَةٌ مُنْكَرَةٌ .

''واضح اور منکر بدعت ہے۔''

(البِداية والنِّهاية : 261/15)

نیز فرماتے ہیں:

فِي عَاشُورَاءَ عَمِلَتِ الرَّوَافِضُ بِدْعَتَهِمْ، وَفِي يَوْمِ غَدِيرِ خُمٍّ عَمِلُوا الْفَرَحَ الْمُبْتَدَعَ .

''عاشوراء میں روافض نے بدعات جاری کیں، غدیر خم والے دن یہ لوگ عید خوشی مناتے ہیں، جو کہ بدعت ہے۔''

(البِداية والنِّهاية : 317/15)

علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ (۷۰۲ھ) فرماتے ہیں:

''ہم شعارِ دین میں نئے نئے کام ایجاد کرنے سے روکتے ہیں، جیسا کہ رافضیوں نے ''عید الغدیر'' کے نام سے تیسری عید گھڑ لی ہے۔ بطور شعار کسی خاص وقت اور ہیئت پر کوئی اجتماع قائم کرنا بدعت ہے، اسی طرح کسی خاص ہیئت اور طریقہ پر مشروع عبادت میں اس خیال سے ایک زائد چیز داخل کر دینا کہ یہ عمومی دلائل سے ثابت ہے، تو یہ بالکل درست نہیں، کیونکہ عبادات تعبدی ہیں اور ان کے دلائل توقیفی ہیں۔''

(إحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام : ۲۰۰/۱)

علامہ مقریزی رحمہ اللہ (۸۴۵ھ) لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ عِيْدَ الْغَدِيرِ لَمْ يَكُنْ عِيدًا مَّشْرُوعًا، وَلَا عَمِلَهٗ أَحَدٌ

مِنْ سَالِفِ الْأُمَّةِ الْمُقْتَدٰى بِهِمْ، وَأَوَّلُ مَا عُرِفَ فِي الْإِسْلَامِ بِالْعِرَاقِ أَيَّامَ مُعِزِّ الدَّوْلَةِ عَلِيِّ بْنِ بَوَيْهٍ، فَإِنَّهُ أَحْدَثَهُ فِي سَنَةِ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ فَاتَّخَذَهُ الشِّيعَةُ مِنْ حِينَئِذٍ عِيدًا.

''یاد رکھئے کہ عید غدیر شرعی عید نہیں ہے، اسلاف امت میں سے کسی نے یہ عید نہیں منائی، حالانکہ وہ قدوہ تھے۔ یہ عید سب سے پہلے اسلام میں معز الدولہ نے عراق کے اندر متعارف کروائی، یہ بدعت اس نے ۳۵۲ھ میں جاری کی، اس وقت سے لے کر آج تک شیعہ یہ عید مناتے ہیں۔''

(المَواعظ والاعتبار بذكر الخِطَط والآثار : 2/254-255)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِ عَشْرَةَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ كُتِبَ لَهُ صِيَامُ سِتِّينَ شَهْرًا، وَهُوَ يَوْمُ غَدِيرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: أَلَسْتُ وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ؟، قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَولاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: بَخٍ بَخٍ لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ مَوْلايَ وَمَوْلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾.

''جس نے اٹھارہ ذوالحجہ کا روزہ رکھا، اس کے نامہ اعمال میں ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے، وہ غدیر خم کا دن تھا، رسول اللہ ﷺ نے سیدنا

علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کا دوست نہیں ہوں، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں، ضرور۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے، اس پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: واہ اے ابن ابی طالب! آپ نے اس حال میں صبح کی کہ آپ میرے اور تمام مسلمانوں کے دوست ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾

(تاريخ بغداد للخطيب: 290/8، الأمالي للشّجري: 259,146,42/1)

تبصرہ:

روایت منکر (ضعیف) ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(الدُّر المنثور: 457/2، وفي نسخة: 19/3)

اس کے ضعف پر ایک تحقیق:

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

''یہ روایت منکر، بلکہ جھوٹ ہے، کیونکہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ روایت کہ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ جمعہ کے روز عرفہ میں نازل ہوئی، کے خلاف ہے۔ اسی طرح اٹھارہ (۱۸) ذی الحجہ غدیر خم کا روزہ جو ساٹھ ماہ کے روزوں کے برابر ہے، بھی غلط اور باطل ہے۔ کیونکہ صحیح بخاری میں ہے کہ رمضان کے روزے دس ماہ کے برابر ہیں تو پھر بتایئے، ایک دن کا روزہ

ساٹھ ماہ کے برابر کس طرح ہوسکتا ہے، ہمارے شیخ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ساٹھ مہینے والی روایت ذکر کرنے کے بعد اسے سخت 'منکر' کہا ہے، اس روایت کو حبشون خلال اور احمد بن عبداللہ بن احمد نیری (کلاہما صدوق) نے علی بن سعید رملی عن ضمری کی سند سے بیان کیا ہے۔ یہ روایت سیدنا عمر فاروق، سیدنا مالک بن حویرث، سیدنا انس بن مالک اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کی روایت سے نہایت کمزور اور ضعیف اسناد سے مروی ہے۔ اس کے ابتدائی الفاظ من کنت مولاہ فعلی مولاہ تو یقیناً رسول اللہ کا فرمان ہے: اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ اضافہ بھی مضبوط سند سے مروی ہے، رہا روزے کا مسئلہ، تو یہ بالکل درست نہیں اور اللہ کی قسم یہ آیت بھی غدیر خم کے دن نازل نہیں ہوئی، یہ تو غدیر خم سے کئی دن پہلے یوم عرفہ میں نازل ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔''

(البِداية والنِّهاية : 214/5)

خلافت بلافصل اس سے ثابت نہیں:

اس سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت نہیں ہوتی، بالفرض مان لیں کہ اس آیت سے خلافت علی رضی اللہ عنہ ثابت ہوتی ہے، تو خلافت ہم بھی مانتے ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اسلام کے چوتھے خلیفہ ہیں۔ خلیفہ بلافصل والی بات پھر بھی ثابت نہیں ہوتی۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا نَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلِيًّا بِغَدِيْرِ خُمٍّ فَنَادٰى لَهٗ بِالْوَلَايَةِ هَبَطَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي

وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾(المائدة : 3)

''رسول اللہ ﷺ نے غدیرخم کے مقام پر علی رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے ان کی ولایت کا اعلان فرمایا، تو سیدنا جبریل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾(المائدة : 3)

'آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔''

(تاریخ دِمَشق لابن عساکر : 237/42)

تبصرہ:

یہ جھوٹی روایت ہے۔

① یحییٰ بن عبدالحمید حمانی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ. ''اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(البدر المنير : 224/3)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْأَكْثَرُوْنَ. ''اسے اکثر محدثین نے ضعیف کہا ہے۔''

(فيض القدير للمناوي : 69/6)

② ابوہارون عمارہ بن جوین عبدی کذاب اور متروک ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُضَعَّفٌ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ . ”ائمہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔“

(تفسیر ابن کثیر : 21/3)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هُوَ ضَعِيْفٌ شِيْعِيٌّ . ”یہ ضعیف شیعہ ہے۔“

(سِيَر أعلام النّبلاء :226/1)

مزید فرماتے ہیں:

اَلْأَكْثَرُ عَلٰى تَضْعِيْفِهٖ أَوْ تَرْكِهٖ .

”اکثر محدثین کے نزدیک ضعیف یا متروک ہے۔“

(ميزان الاعتدال في نقد الرجال : 173/3)

امام حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَذَّابًا يَرْوِي بِالْغَدَاةِ شَيْئًا وَبِالْعَشِيِّ شَيْئًا .

”یہ جھوٹا ہے، گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہتا تھا۔“

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 364/6)

امام یحییٰ بن معین، امام ابوحاتم اور امام ابوزرعہ رازی رحمہم اللہ نے ضعیف کہا ہے۔

امام شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُنْتُ أَلْقِي الرُّكْبَانَ أَسْأَلُ عَنْ أَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ فَلَمَّا قَدِمَ أَتَيْتُهٗ فَرَأَيْتُ عِنْدَهٗ كِتَابًا فِيهِ أَشْيَاءَ مُنْكَرَةً فِي عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ : مَا هٰذَا؟ قَالَ : هٰذَا الْكِتَابُ حَقٌّ .

''میں قافلوں سے ملاقات کر کے ابو ہارون عبدی کے بارے میں پوچھا کرتا، جب وہ آیا، میں نے اس کے پاس ایک کتاب دیکھی، جس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منکر روایتیں تھیں، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ کتاب حق ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 363/6، وسندهٗ صحيحٌ كالشمس)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(سؤالات ابن هاني : 2270)

نیز امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(كتاب الضّعفاء والمتروكين : 476)

امام جوزجانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَذَّابٌ مُفْتَرٍ . ''جھوٹا، افترا باز تھا۔''

(أحوال الرّجال : 146)

اس پر اس کے علاوہ بھی ڈھیروں جروح ہیں۔ یہ غالی شیعہ تھا۔

الحاصل:

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ آیت کریمہ جمعہ کے دن یوم عرفہ کو نازل ہوئی، غدیر خم کا واقعہ حجۃ الوداع کے بعد مدینے کے راستے میں پیش آیا، نہ کہ یوم عرفہ کو۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ آیت غدیر خم کے موقع پر نازل ہی نہیں ہوئی، اس سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بلافصل ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا۔

عید بابا شجاع الدین:

یہ روافض کی عید ہے۔ابولؤلؤ مجوسی جو کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا، اس کی یاد میں ۹ ربیع الاول کو عید منائی جاتی ہے۔اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ یہ لوگ اسلام اور اہل اسلام سے کس قدر دشمنی رکھتے ہیں۔